بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا کُلُّ حِزۡبٍ بِمَا لَدَیۡہِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اورنہ ہوجانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ہر فرقہ اس(طریقے)پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

[29جولائی2011]

عنوان

ہماراوطن اور ہماری ذمہ داریاں

زیراہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اٹاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

زیرنگرانی: محترم جاوید اختر جوہری صاحب

صدر جوہری ٹرسٹ و جامع مسجد محمدی

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.Johritrust.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْا عَھْدَہٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یاایھاالناس انا خلقنکم من ذکروانثی وجعلنکم شعوباوقبائل لتعارفوان اکرمکم عنداللہ اتقکم (۴۹/۱۳)

اللہ رب العزت نے ہمیں بڑی محنت کوشش اور قربانی کے بعد وطن عزیز عطا فرمایا یہ وطن پھولوں کے گلدستہ کی طرح نہیں ملا بلکہ چھ لاکھ مسلمانوں کی قربانیوں سے حاصل کیا گیا ہے ہمارے آباؤ اجداد کی قربانیوں سے وجود میں آیا مگر ہم آج تک نہیں سمجھ سکے کہ وطن کیا ہے اور ہم اس وطن کے باسی ہیں ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں آیئے اس حقیقت کو قرآن سے سمجھیں۔

دوقومی نظریہ:

یہ امت، عصر حاضر کی اصطلاح میں، ایک قوم کہلائے گی، خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں بستی ہو اور اس امت کے علاوہ، دنیا کے تمام باشندے، دوسری قوم کے افراد۔ اس طرح ساری دنیا کے انسان، دو قوموں میں بٹ جائیں گے۔۔۔ مسلم اور غیر مسلم۔۔۔ قرآن کریم کے الفاظ میں:

ھو الذی خلقکم فمنکم کافرو منکم مؤمن (۶۴/۲) خدا نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر تم میں سے کچھ مومن ہو گئے کچھ کافر یعنی پیدائش کے اعتبار سے، صرف انسان پیدا ہوتے ہیں۔ پھر وہ نظریہ زندگی کے میعار کے مطابق، دو گروہوں میں بٹ جاتے ہیں۔۔ ایک گروہ مومنین کا۔ دوسرا غیر مسلموں کا۔ اسی کو "دوقومی نظریہ" کہا جاتا ہے۔ یاد رکھئے "دوقومی نظریہ" نہ تو ہندوستانی باشندوں کی نسبت سے وجود میں آیا تھا اور نہ ہی یہ مطالبہ پاکستان کا پیدا کردہ تصور تھا۔

یہ اسلام کی ایک ابدی صداقت ہے جو اس دن ظہور میں آئی تھی جب خدا نے پہلے پہل انسانوں کو وحی عطا کی۔ اور یہ ابد تک قائم رہے گی ۔دوقومی نظریہ (Two Nation Theory) کی اساس خود اسلام ہے اس کا تعلق نہ پاکستان سے ہے نہ نام نہاد بنگلہ دیش سے ۔جب تک دنیا میں ایک شخص بھی مسلم رہے گا، دوقومی نظریہ زندہ رہے گا۔

دنیا کے تمام مسلمان، ایمان کے اشتراک کی بنا پر ایک قوم کے افراد ہوں گے۔ اس قوم (یا امت) کے اندر، نسل، زبان، جغرافیائی یا سیاسی حدود کے امتیاز سے، مختلف قوموں کی تشکیل، اسلام کے بنیادی تصور کے خلاف ہے۔

اور کوئی غیر مسلم، اس (مسلم) قوم کا فرد قرار نہیں پاسکتا خواہ وہ انہی مملکت کے اندر کیوں نہ رہتا ہو۔ اسلام کی یہ بنیادی حقیقت مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکی تھی۔ ہم نے کوشش کی کہ ہندوستان میں ایک الگ خطہ زمین حاصل کر کے اس میں اس تصور کا احیاء کریں، اور جب یہ تصور یہاں عملاً قائم ہو جائے تو پھر اس سلسلہ کو دوسرے ممالک کے مسلمانوں تک بھی بڑایا جائے۔ اس مقصد کے پیش نظر ہم نے ہندوستان میں دو قومی نظریہ کی اشاعت کی اور اس میں ہم بفضل ایزوی کامیاب ہو گئے۔

لیکن تشکیل پاکستان کے بعد ہم نے خود پہلے اس کے ایک حصہ کی تردید کر دی۔ یعنی پاکستان کی حدود میں بسنے والے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو ایک قوم قرار دیدیا بالفاظ دیگر ابھی بھی ہم ہندوستان میں کہہ رہے تھے کہ مملکت ہند میں بسنے والے مسلمان اور غیر مسلم ایک قوم کے افراد قرار نہیں پاسکتے لیکن جونہی ہم نے واہگہ کی سرحد پار کی ہم نے اقرار و اعلان کر دیا کہ پاکستان کی حدود میں بسنے والے مسلم اور غیر مسلم ایک قوم کے افراد ہیں ہم نے اس سے اسلام کا مذاق اڑایا اپنا مذاق اڑایا اور دنیا کی نگاہوں میں اضحوکہ بن گئے لیکن فطرت کے اٹل قوانین نے ہمارا مذاق اس طرح اڑایا ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے

کہا جاتا ہے کہ اسلام نے شعوب اور قبائل کا امتیاز رواں رکھا اور انہی کو ہم مختلف قومیتیں کہتے ہیں شعوب قبائل سے ان کا اشارہ سورۃ حجرات کی اس آیت کی طرف ہے جس میں کہا گیا ہے۔

یاایھاالناس انا خلقنکم من ذکروانثی وجعلنکم شعوباوقبائل لتعارفوان اکرمکم عنداللہ اتقکم (۴۹/۱۳)

لیکن اس آیت کو بطور دلیل پیش کرنے والے اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں کہ یہ آیت خود ان کے دعوے کی تردید کرتی ہے اس میں کہا یہ گیا ہے کہ تمام انسانوں کو نر و مادہ کے اختلاط سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے انسان ہونے کی جہت سے اس میں کسی قسم کا فرق اور امتیاز نہیں اگر امتیاز ہے تو صرف ایمان کے اشتراک و سیرت و کردار کی بلندی کی رو سے ہے باقی رہے تمہارے قبیلے اور خاندان سو ان کا مقصد اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ تم ایک دوسرے متعارف ہو سکو زمانہ نزول قرآن کے عرب بالعموم صحراؤں میں خانہ بدوشوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے وہاں اب بھی آبادی کی اکثریت کا یہی نہج بود دھاند ہے۔

اس قسم کی صحرانشینی کی زندگی میں بجز قبائلی نسبت کے ایک دوسرے کو پہچاننے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا قرآن کریم نے کہا کہ اسلام لانے کے بعد تم سب ایک امت کے افراد بن جاؤ لیکن جب تک تم میں کوئی اور علامت تعارف پیدا نہ ہو قبیلوں اور خاندانوں کی موجودہ علامتیں یہ مقصد پورا کرتی رہیں گی۔ باہمی تعارف کی جب اور علامات وجود میں آجائیں گی تو قبیلوں اور خاندانوں کی علامتیں خود بخود مٹ جائیں گی۔

چنانچہ آج ہم اپنے ہاں کی تمدنی (شہری) زندگی کو دیکھتے ہیں تو اس میں ذاتوں اور گوتوں کی علامت وجہ تعارف نہیں رہی باہمی تعارف کا ذریعہ اور قسم کی علامت بن چکی ہیں اس وجہ سے اب یہاں ذاتوں اور گو توں کا تعارف نہیں رہا۔

بس یہ تھا مقصد عربوں کے ہاں شعوب وقبائل کی تعارفی علامات کے باقی رکھنے کا تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جہاں کہیں یہ محسوس ہوا کہ قبائلی

امتیاز وجہ تعارف سے آگے بڑھ کر' کسی اور امتیاز کا موجب بن رہا ہے' اسے شدت سے روک دیا گیا۔ ایک جنگ میں دو مسلم سپاہیوں میں کسی بات پر باہمی جھگڑا ہوگیا تو ان میں سے ایک نے (زمانہ جاہلیت کے طریقہ کے مطابق غالباً غیر شعوری طور پر) اپنے قبیلہ کو مدد کے لئے پکارا اور دوسرے نے اپنے قبیلہ کو جب حضور ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ سخت برافروختہ ہوئے اور ان سے کہا کہ کیا تم لوگ اسلام لانے کے بعد پھر عصبیت جاہلیہ کی طرف لوٹ گئے۔

اور یہی وہ جاہلیت کی عصبیتیں تھیں جن کے متعلق حضور ﷺ نے اپنے آخری حج کے خطبہ میں اعلان فرمایا تھا کہ میں نے ان سب کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالا ہے حیرت ہے کہ وہ عصبیتیں جنہیں حضور ﷺ نے اس طرح اپنے پاؤں تلے روند ڈالا تھا اب انہیں قومیتوں کا نام دیکر از سر نو زندہ کیا جارہا ہے اور بجائے اس کے کہ اس پر ندامت محسوس ہو کہ ہم اس قسم کی غیر اسلامی حرکتیں کیوں کررہے ہیں' سینہ تان کر کہا جاتا ہے کہ اسلام نے ان کی اجازت دی ہے۔

جن لوگوں نے اسلام کو سمجھا تھا' ان کی تو کیفیت یہ تھی کہ جب حضرت سلمان ؓ پارسی سے پوچھا گیا کہ نام' تو آپ نے کہا۔ اور جب پوچھا گیا کہ باپ کا نام' تو آپ نے فرمایا' اسلام وہ لوگ ولدیت کے امتیاز سے بھی امت میں تفریق پیدا کرنا نہیں چاہتے تھے اور ہم آج' اپنے مسلمان ہونے کے زمانے سے پہلے سے نسلی امتیازات' اور انگریزوں کی کھنچی ہوئی صوبوں کی لکیروں کی تفریقات سے' الگ الگ قومیتیں متشکل کررہے ہیں اور انہیں اسلامی قرار دے رہے ہیں۔ کس قدر مظلوم ہے آج دنیا میں اسلام کہ جس کا جو جی چاہے اس کی طرف منسوب کرکے اسے بدنام کرتا پھرے کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔ یاد رکھئے جب تک ہم بلوچ سندھی پنجابی پٹھان کے امتیازات کو مٹا نہیں دیں گے اسلام کے حصار میں داخل نہیں ہوسکیں گے۔

نظریہ پاکستان:

ہم نے دیکھا ہے کہ اسلام بہ حیثیت دین (نظام زندگی) اس صورت میں کارفرما ہوسکتا ہے جب اس کی اپنی آزاد مملکت ہو۔ اگر اپنی آزاد مملکت نہ ہو' تو یہ صرف مذہب کی شکل میں باقی رہ سکتا ہے۔ ہندوستان میں' اسلام مذہب کی حیثیت میں باقی رہ سکتا تھا دین کی شکل اختیار نہیں کرسکتا تھا۔ اسے دین کی صورت میں متشکل کرنے کیلیۓ ہم نے ایک آزاد مملکت کا مطالبہ کیا۔

اسی کو نظریہ پاکستان کہتے ہیں یعنی ایک ایسی مملکت کا حصول جس میں اسلام' ایک عملی نظام حیات کی شکل میں کارفرماں ہو۔ بنا بریں نظریہ پاکستان سے مراد وہ لوگ تھے جو اس حقیقت پر ایمان رکھتے تھے کہ اسلام صرف اپنی آزاد مملکت میں دین کی شکل اختیار کرسکتا ہے۔

اپنی آزاد مملکت نہ ہو تو اس کے دین بننے کا امکان نہیں ہوتا۔ اس صورت میں اسلام مذہب بن جاتا ہے اور اسٹیٹ' سیکولر' جو یکسر غیر اسلامی تصور ہے۔

اور ہماری ذمہ داریاں:

جب وطن قربانیوں سے وجود میں آ گیا تو اس وطن کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ اس وطن سے محبت اور املاک کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے ریاست میں رہنے والوں کو ریاست کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ پہلے اسلامی ریاست میں رہنے والوں نے ریاست کی حفاظت کی اور ریاست کا خیال ماں کی طرح رکھا۔

آج ہم اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہے ہیں اسی لئے وطن عزیز میں مشکلات ہیں ترقی کے بجائے تنزلی کی طرف بڑھ رہے ہیں ہم سب اس بات کے ذمہ دار ہے کہ دھرتی کے ساتھ وفا کریں اس ملک کو اللہ رب العزت کا عطیہ تصور کریں اور اللہ کے عطیہ کی قدر کریں کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس ملک کی ناقدری کی وجہ سے حالات یہاں تک پہنچ چکے ہیں اگر ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں ترقی ہو تو پھر ہمیں پاکستان کا خیال رکھنا ہوگا دیانت داری سے کام کرنا ہوگا ملک کی صفائی کا خیال رکھنا ہوگا ملکی املاک کی حفاظت کریں۔

روڈ پر چلتے وقت اشاروں کی پابندی کریں پیدل چلنے والوں کا خیال رکھیں۔ ووٹ ایسے افراد کو دیں جو ملک اور اسلام کے لئے بہتر ہوں۔ اپنی طرف سے یہ پاکستانی اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ میری ذات سے اس ملک کا نقصان نہ ہو محنت کرنے کی عادت بنائیں صرف اپنے لئے نہیں بلکہ کسی کے لئے جینا سیکھئے اس ملک سے وفاداری کیجئے وفاداری سے اللہ راضی ہونگے۔

نوٹ :الحمدللہ جوہری ٹرسٹ کی ترغیب سے بہت سے افراد [redacted] مستحقین تک راشن [redacted] پہنچا رہے ہیں ہم پھر آپ کو دوبارہ یاد کرارہے ہیں اس آنے والے رمضان میں بھی جس شخص سے جتنا ہو سکے ضرور مستحقین تک راشن پہنچائے۔

جوہری ٹرسٹ کی طرف سے ایک کس کو جو راشن فراہم کیا جاتا ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

(1) شربت جام شیریں ڈیڑھ لیٹر کی ایک بوتل،
(2) گھی پانچ کلو
(3) دال مونگی ایک کلو ،
(4) ثابت مسر ایک کلو ،
(5) سفید چنے ایک کلو ،
(6) آچار آدھا کلو،
(7) چینی دو کلو ،
(8) بیسن دو کلو ،
(9) سویاں آدھا کلو ،
(10) دودھ چھ پیکٹ ،
(11) کھجور ایک کلو ،
(12) چائے پتی آدھا کلو ،
(13) آٹا بیس کلو:
(14) دال چنا ایک کلو

ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ انشاءاللہ ضرور اپنے اِردگرِد معاشرہ کے ایسے افراد کی مدد کریں گے جو آپ کی مدد کے منتظر ہیں آپ کی مدد سے ان کا رمضان درست گزر جائے گا اور آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرمادے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے

اے رب العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہوگی

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیاہ کر دیے جائینگے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فا نصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فا نصر علی القوم المشر کین:

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین